ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر
(اسلام آباد)

خودی کا سرِّ نہاں اور سعودی حکمران

خادم الحرمین الشریفین کے ساتھ ایک روح پرور تقریب کا احوال

دنیا میں انسانوں کے باہمی تعلقات کی متعدد نوعیتیں اور مختلف بنیادیں ہیں۔ سب سے بہترین اور مضبوط بنیاد اسلامی اخوت ہے۔ جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پر استوار اور قائم ہے۔ جس قدر یہ کلمہ مضبوط اور تر و تازہ ہے' اسی قدر اس کی بنیاد پر قائم تعلقات مضبوط اور تر و تازہ ہیں۔ اُمت محمدیہ کی تشکیل ہی اس کلمہ پر ہوئی ہے اور آج ملتِ اسلامیہ کو یہی کلمہ باہم مربوط رکھ سکتا ہے۔ اہل ایمان کی متاع گراں مایہ عزتِ نفس اور خودی کا تحفظ اسی کلمہ سے وابستگی میں ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے اس کی اسی اہمیت کو اجاگر کیا ہے:

خودی کا سرِّ نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الہ الا اللہ

مخصوص مفادات یا مذموم مقاصد پر مبنی دنیا بھر کے رشتے اور تعلقات علامہ کے نزدیک وہم و گمان کے تراشیدہ بت ہیں۔ حقیقت کی دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ لازوال حقیقت تو صرف لا الہ الا اللہ ہی ہے۔

یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گمان لا الہ الا اللہ

دنیائے دوں کی مشکلات و مصائب تو کجا' روزِ قیامت میدانِ محشر کی ہولناک سختیاں بھی ''لا الہ الا اللہ'' کے مخلصانہ رشتے پر اثر انداز نہیں ہوں گی۔ ان شاء اللہ۔

ارشادِ ربانی ہے:

''تمام دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے ماسوائے متقی لوگوں کے۔''

مملکت سعودی عرب کے مؤسس ملک عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے مومن کی خودی کا یہی سرِ نہاں پالیا تھا۔کلمہ اخلاص کو اپنی ریاست کا شعار بنالیا تھا۔اس کے زیر سایہ نظمِ حکومت ترتیب دیا اور اسے اپنے قومی پرچم پر کندہ کیا اور سر بلند کیا۔تب سے اب تک وہ لوگ عقیدہ توحید پر کاربند ہیں۔اسلامی اقدار واخلاق سے وابستہ اور اسلامی تہذیب وثقافت کو سختی سے اپنائے ہوئے ہیں۔جس کی بدولت ان کی حکومت مضبوط' نظام مستحکم' ملک امن وامان کا گہوارہ اور قوم عیش وآرام میں ہے۔سعودی حکمران حرمین شریفین اور عالمِ اسلام کی خدمت کو اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور عزت واحترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ان کی قومی اور بین الاقوامی پالیسیوں میں متانت اور سنجیدگی پائی جاتی ہے۔پورا عالم اسلام سعودی عرب کو اپنی محبتوں کا مرکز سمجھتا ہے اور ہر آڑے وقت میں مسلم حکمرانوں اور اقوام کے ساتھ فکری وعلمی یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔یہ عقیدہ توحید اور کلمہ طیبہ کی برکت ہے کہ سعودی پرچم کبھی سرنگوں نہیں ہوگا۔

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

سعودی حکومت اپنی سوسالہ تعمیر وترقی اور اپنی قومی واسلامی تہذیب وثقافت اور عرب روایات کو متعارف کرانے کے لیے ''مهرجان جنادرية للتراث والثقافة'' کے نام سے ایک سالانہ جشن کا اہتمام کرتی ہے۔جس کا دورانیہ تقریباً دو ہفتے ہوتا ہے اور اس میں پورے عالم اسلام سے سربرآوردہ معروف اور مقتدر علمی وثقافتی شخصیات کو دعوت دی جاتی ہے۔پاکستان سے بھی ہر سال اس پروگرام میں ایک وفد شریک ہوتا ہے۔اس بار اس کی دعوت پروفیسر عبدالجبار شاکر' اے آر وائی ون ورلڈ کے پروگرام آغاز کے پیش کار جناب انیق احمد' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر حکیم اور راقم الحروف کو شرکت کی دعوت موصول ہوئی۔

پاکستان میں سعودی سفیر محترم علی عواض عسیری' ان کے نائب عبداللہ زہرانی' ان کے سفارتی عملے

مکتب دعوۃ کے مدیر شیخ ابوسعد محمد بن سعد الدوسری' اسلام آباد اور کراچی میں سعودی قونصلیٹ اور سعودی ایئر لائن کے ذمہ داروں نے ہر طرح سفری سہولیات اور تعاون فراہم کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جس پر وفد دل کی گہرائیوں سے ان کا شکر گزار ہے اور ان کے لیے دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و عقبیٰ کی سعادتوں سے نوازے۔

اس عظیم الشان بین الاقوامی جشن میں دنیا بھر سے آئے ہوئے مہمانوں کو مختلف قسم کے ثقافتی' علمی پروگراموں میں شرکت کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ سعودی اداروں اور ان کی کارکردگی سے مہمانوں کو متعارف کرایا جاتا ہے۔ ان کے ہر ممکن اکرام و احترام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ متعدد تقریبات میں خادم الحرمین الشریفین بذات خود بھی شریک ہوتے ہیں۔ اہل وطن اور مہمانوں کی عزت افزائی کرتے ہیں۔

تقریبات میں مختلف محکمے اپنی اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ثقافت و ابلاغیات کی وزارت بالخصوص ہر تقریب میں پیش پیش ہوتی ہے اور جشن جنادریہ دراصل اسی کی زیر نگرانی ہوتا ہے اور اس کی میزبانی کا شرف ''الحرس الوطنی'' نیشنل گارڈز کے حصے میں آتا ہے' جسے وہ بہت سلیقے سے نبھاتی ہے۔ مہمانوں کے ایئرپورٹ پر استقبال سے لے کر انہیں الوداع کرنے تک ہر وقت اور ہر طرح ان کی ضیافت کا بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے۔ پورے پروگرام میں اسلامی ثقافت' اخلاقی اقدار کا اہتمام رہتا ہے۔ کوئی تقریب کسی حوالے سے بھی بالخصوص نماز باجماعت اور اس کے اوقات پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ ہر جگہ اور ہر حال میں نماز باجماعت اپنے وقت پر ہوتی ہے اور کوئی چھوٹا بڑا ادارہ یا مرکز ایسا نہیں ہے جس میں عالی شان مسجد نہ ہو۔ اب کے بار ۲۰۰۸ء ۱۴۲۹ھ جنادریہ کی تیئسویں سالانہ تقریبات تھیں' جو ۵ مارچ سے ۱۹ مارچ تک جاری رہیں۔ جن میں سعودی عرب کی تاریخی بستی جنادریہ سے لے کر قصر ملکی (کنگ پیلس) تک درجنوں علمی' ثقافتی اور تفریحی تقریبات شامل تھیں۔ ۵ مارچ کی شام کو شاہ مکرم نے بذات خود ان تقریبات کا افتتاح کیا۔ جس میں ان کے ساتھ ولی عہد پرنس سلطان بن عبدالعزیز اور دیگر اعیان حکومت بھی شریک تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مشتمل

ایک قصیدے سے ہوا۔ جس میں سیرت طیبہ کے خدوخال پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ شاعر نے تقریباً نصف گھنٹہ حاضرین کو خوب محظوظ کیا۔

ان تقریبات میں سب سے خوبصورت اور یادگار پروگرام قصر ملکی میں خادم الحرمین کی طرف سے مہمانوں کے اعزاز میں ایک خصوصی ضیافت تھی۔ جس کی خوشگوار یادیں اور لمحات دیر تک مہمانوں کے ذہن میں نقش رہیں گی اور میزبانوں کا رویہ اور حسن سلوک مہمانوں کے لیے اسلامی رواداری کا خوبصورت درس ثابت ہوگا۔ شاہی محل کے دیوانِ خاص میں خادم الحرمین الشریفین کے ساتھ مہمانوں کی مجلس اور ملاقات کا اہتمام کیا گیا تھا جو اسلامی طرزِ تعمیر اور عرب ثقافت کا آئینہ دار بہت بڑا اور انتہائی خوش جمال ہال ہے۔ مواجہہ میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ اور آیت الکرسی کے زیر سایہ خادم الحرمین الشریفین ملک عبداللہ بن عبدالعزیز تشریف فرما تھے۔ ان کے پہلو میں ایک طرف ایک عالم دین اور سر برآوردہ مہمان جلوہ افروز تھے اور دوسری طرف ان کی کابینہ کے بعض وزراء اور شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والے اعیان حکومت بیٹھے ہوئے تھے۔ ہال کے دونوں اطراف سامنے قرآن کریم کی درج ذیل آیات کے کتبے آویزاں ہیں:

''اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی اہم خبر لے کر آئے تو اس کی وضاحت طلب کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی میں کسی قوم کے درپے ہو جاؤ' پھر تمہیں اپنے کیے پر پشیمان ہونا پڑے۔''

مرکزی دروازے کے اوپر اندر کی طرف یہ مقولہ درج ہے:

''خبریں اپنے بیان کرنے والوں کی وجہ سے آفت بن جاتی ہیں۔''

ان تحریروں کے علاوہ پورے ہال میں نقش ونگار کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اس سے حکمرانوں کے صاف ستھرے مزاج اور سازشی عناصر کے خلاف رویے کی نشاندہی ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ جوڑ توڑ کے عادی لوگوں کی دربار شاہی میں کیا درگت بنتی ہوگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی تعلیمات کی پاسداری ہی مستحکم حکومت کا راز اور کلمہ طیبہ کا سایہ ہی باوقار شاہی تمکنت کا سرِ نہاں ہے۔

اس خوبصورت تقریب کا آغاز عصر کی نماز باجماعت سے ہوا جو اسی ہال میں ادا کی گئی اور تعمیر کے

وقت قصداً اس ہال کا رُخ قبلہ کی طرف رکھا گیا ہے۔ نماز کے فوراً بعد شاہ عبداللہ مہمانوں کے استقبال کے لیے کھڑے ہوگئے اور تمام مہمانوں نے فرداً فرداً اُن سے مصافحہ کیا۔ پیرانہ سالی کے باوجود تقریباً موصوف نے پینتیس منٹ کھڑے ہوکر ہر مہمان سے پُر جوش طریقے سے ہاتھ ملایا اور خیریت دریافت کی۔

شاہ کے استقبال کے لیے مہمانوں کو کھڑا ہونے کی زحمت دی گئی نہ ہی کسی بینڈ باجے کا اہتمام تھا۔ حتیٰ کہ قومی ترانے کا بھی کوئی ذکر نہ تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت کی گئی۔ قاری نے تلاوت کے بعد چند تفسیری کلمات کہے۔ مہمانوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا گیا۔ ایک عراقی شاعر نے اپنا کلام پیش کیا اور خادم الحرمین نے دومنٹ کا انتہائی مختصر خطاب کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہہ کر بذاتِ خود انہیں کھانے کی دعوت دی۔ خادم الحرمین مہمانوں کے ساتھ خود بھی شریک ہوئے۔ وہاں بھی ان کے پہلو میں وہی عالم دین تشریف فرما تھے۔ شاہ مکرم نے اسلامی اور عربی روایات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس وقت تک کھانے سے ہاتھ نہیں کھینچا جب تک تمام مہمان کھانے سے فارغ نہیں ہوگئے۔ ایک خاص بات جو قابلِ رشک اور ناقابلِ فراموش ہے کہ امن وامان کی مخدوش عالمی صورتحال کے باوجود دنیا بھر سے آئے ہوئے سینکڑوں مہمانوں کی قصر شاہی میں داخلے سے لے کر شاہ سے ملاقات تک کسی جگہ بھی مہمانوں کو تلاشی کی ذلت سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ فی الواقع ہر شخص محسوس کرر ہا تھا کہ وہ شاہی مہمان ہے۔ اور شاہی احترام واکرام سے نوازا جارہا تھا اور ہر قدم اسلامی اخوت اور عربی ثقافت کے مظاہر دیکھنے میں آرہے تھے اور یہ سب اسلام سے وابستگی اور کلمہ طیبہ کی بالادستی کی برکت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ وطن عزیز پاکستان کی پاک سرزمین پر بھی اسی طرح امن وامان اور محبت والفت اور اپنی رحمت کی برکھا برسائے۔ حکمرانوں اور قوم کے تعلقات میں اعتماد ویقین کی فضا پیدا فرمائے اور ہمیں بے سکونی اور باہم بداعتمادی سے نجات دے۔ لیکن اللہ اور رسول کی محبت واطاعت اور کلمہ توحید کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے یہ خیرات وبرکات کشید کی جاسکیں۔ اے الہ العالمین ہم تجھ سے توفیق کے طلبگار اور تیری رحمت فراواں کے اُمیدوار ہیں۔